ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ فِيْهِ

عکسی

قرآن مجید

مع ضمیمہ

مترجم

مولانا سید مقبول احمد صاحب دہلوی

ملنے کا پتہ

نظامی پریس بکڈپو وکٹوریہ اسٹریٹ لکھنؤ

ہندوستان

کلام اللہ مترجم

مولانا سید مقبول احمد دہلوی اعلی اللہ مقامہٗ

نظامی پریس بکڈپو وکٹوریہ اسٹریٹ لکھنؤ

ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ فِيْهِ هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ

لَا يَمَسُّهٗٓ اِلَّا الْمُطَهَّرُوْنَ

قرآن مجید مترجم

مقبول ترجمہ مع ضمیمہ

الحمد للہ

کہ ترجمہ با محاورہ جس کی محبان اہلبیتؑ کو مدت سے آرزو تھی معہ فوائد تفسیری
مطابق مذہب اہلبیتؑ از مستفادات دقیقہ شناس رموز قرآنی متکلم و مناظر لاثانی
جناب مولانا مولوی حکیم سید **مقبول احمد** صاحب دہلوی اعلی اللہ مقامہ

(ملنے کا پتہ)

نظامی پریس بکڈپو، وکٹوریہ اسٹریٹ لکھنؤ

اللّٰہَ ؕ وَکَفٰی بِاللّٰہِ حَسِیْبًا ○ مَا کَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِکُمْ

اور حساب لینے کو اللہ ہی کافی ہے۔ محمدؐ تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں ہیں

وَلٰکِنْ رَّسُوْلَ اللّٰہِ وَخَاتَمَ النَّبِیّٖنَ ؕ وَکَانَ اللّٰہُ بِکُلِّ شَیْءٍ

لیکن وہ خدا کے رسولؐ ہیں اور پیغمبروں کا خاتمہ۔ اور اللہ ہر چیز کا (پورا پورا)

عَلِیْمًا ○ یٰۤاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اذْکُرُوا اللّٰہَ ذِکْرًا کَثِیْرًا ○ لا وَّ

جاننے والا ہے۔ اے ایمان لانے والو! اللہ کی یاد بہت کچھ کیا کرو۔ اور

سَبِّحُوْہُ بُکْرَۃً وَّاَصِیْلًا ○ ھُوَ الَّذِیْ یُصَلِّیْ عَلَیْکُمْ وَ

اُس کی پاکی صبح و شام بیان کیا کرو۔ وہ وُہی ہے جو خود اور

مَلٰٓئِکَتُہٗ لِیُخْرِجَکُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَی النُّوْرِ ؕ وَکَانَ

اس کے فرشتے تم پر صلوات بھیجتے ہیں تاکہ وہ تم کو (کفر و نفاق کی) اندھیروں سے (ایمان کی) روشنی کی طرف نکال لائے۔ اور

بِالْمُؤْمِنِیْنَ رَحِیْمًا ○ تَحِیَّتُھُمْ یَوْمَ یَلْقَوْنَہٗ سَلٰمٌ ۚۖ وَاَعَدَّ

وہ مومنوں پر بہت ہی رحم کرنے والا ہے۔ جس دن یہ لوگ خدا سے ملیں گے سلام اُن کی اعلےٰ درجہ کی مدارات ہو گا۔ اور خدا تعالیٰ نے

لَھُمْ اَجْرًا کَرِیْمًا ○ یٰۤاَیُّھَا النَّبِیُّ اِنَّآ اَرْسَلْنٰکَ شَاھِدًا وَّ

اُن کے لئے بہت ہی اچھا اجر تیار کر رکھا ہے۔ اے نبیؐ ہم نے تم کو گواہ اور

مُبَشِّرًا وَّنَذِیْرًا ○ لا وَّدَاعِیًا اِلَی اللّٰہِ بِاِذْنِہٖ وَسِرَاجًا مُّنِیْرًا ○

خوشخبری دینے والا اور ڈرانے والا۔ اور اللہ کے حکم سے اس کی طرف بلانے والا اور روشنی پہنچانے والا چراغ بنا کر بھیجا ہے۔

وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِیْنَ بِاَنَّ لَھُمْ مِّنَ اللّٰہِ فَضْلًا کَبِیْرًا ○ وَلَا

اور مومنین کو یہ خوشخبری پہنچا دو کہ اللہ کی طرف سے اُن پر بہت بڑا فضل ہے۔ اور

تُطِعِ الْکٰفِرِیْنَ وَالْمُنٰفِقِیْنَ وَدَعْ اَذٰھُمْ وَتَوَکَّلْ عَلَی اللّٰہِ ؕ

کافروں اور منافقوں کی بات نہ مانو اور ان کو ایذا دینا چھوڑ دو اور اللہ پر بھروسہ کرو۔

وَکَفٰی بِاللّٰہِ وَکِیْلًا ○ یٰۤاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا نَکَحْتُمُ الْمُؤْمِنٰتِ

اور کارسازی کے لئے اللہ ہی کافی ہے۔ اے ایمان لانے والو! جس وقت تم نے ایمان والی عورتوں سے نکاح کیا

ثُمَّ طَلَّقْتُمُوْھُنَّ مِنْ قَبْلِ اَنْ تَمَسُّوْھُنَّ فَمَا لَکُمْ عَلَیْھِنَّ

پھر قبل اس کے کہ تم نے ان سے مباشرت کی ہو اُن کو طلاق دے دی تو اُن کے ذمے تمہاری خاطر

مِنْ عِدَّۃٍ تَعْتَدُّوْنَھَا ۚ فَمَتِّعُوْھُنَّ وَسَرِّحُوْھُنَّ سَرَاحًا

کوئی عدّت نہیں ہے جسے وہ پورا کریں۔ پس تم اُن کو کچھ نفع پہنچا دو اور اُن کو نہایت خوبی سے

۵۱ مَا کَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِکُمْ تفسیر قمی میں ہے کہ یہ آیت زید ابن حارثہ کے بارے میں نازل ہوئی کہ قریش یہ کہتے تھے کہ محمدؐ ہم پر تو متبنے کے بارے میں طعن کرتے ہیں اور خود زید کو متبنے کر لیا ہے (پس خدائے تعالےٰ نے اُن کے اس قول
۵ کو رَدّ کر دیا) تفسیر صافی میں ہے
ع ۱ کہ جناب رسولِ خدا کے چار
۲ بیٹے قاسمؑ، طیبؑ، طاہر اور ابراہیم ہوئے ہیں۔ اس سے آیۃ کے عام معنی میں خلل پڑتا ہے۔ مگر ذرا غور و تامل سے وہ شک اس طرح رفع ہو سکتا ہے کہ ایک تو وہ رجال ہونے کی حد تک نہیں پہنچے تھے۔ دوسرے اگر اس حد تک پہنچتے بھی تو وہ رِجَالِ رَسُوْلِ اللّٰہِ ہوتے نہ کہ رِجَالِکُمْ اور اسی سبب سے آنحضرت آئمۂ معصومین کے باپ ہیں کہ وہ سب حضرات رِجَالُ رَسُوْلِ اللّٰہِ ہیں نہ کہ رِجَالُ النَّاسِ چنانچہ تفسیر مجمع البیان میں بطریق صحیح وارد ہوا ہے۔ کہ آنحضرتؐ نے حسن مجتبےٰ کی نسبت فرمایا کہ میرا یہ بیٹا سید ہے۔ نیز حسنین کے بارے میں فرمایا کہ میرے یہ دونوں بیٹے امام ہیں خواہ حصول خلافت کے لئے جنگ برپا کریں یا گھر بیٹھے رہیں۔ نیز فرمایا کہ ہر بیٹی کی اولاد اپنے اپنے باپ کی طرف منسوب ہوتی ہے مگر اولاد فاطمہؑ اس عموم سے مستثنےٰ ہے بحکم خدا اُن باپ میں ہوں ۱۲ ۵۲ وَلٰکِنْ رَّسُوْلَ اللّٰہِ تفسیر صافی میں ہے کہ ہر رسول اپنی امت کا باپ ہے لیکن اس حیثیت سے نہیں کہ اُمت کے لوگوں کی بیٹیاں یا مطلقہ عورتیں اس کے لئے نکاح میں لانی حرام ہوں بلکہ اس حیثیت سے کہ وہ ان کا خیر خواہ ہے۔ شفیق ہے اور ان پر اس کی اطاعت و تعظیم واجب ہے۔ پس زید ابن حارثہ بھی داخلِ اُمّت تھا ۱۲ ۵۳ خَاتَمَ النَّبِیّٖنَ تفسیر صافی میں ہے کہ اس کی قرأت دونوں طرح آئی ہے یعنی تا کو زیر بھی اور زبر بھی۔ المناقب میں جناب رسولِ خدا سے منقول ہے کہ یا علی میں خاتم الانبیاء ہوں اور تم خاتم الاولیاء۔ اور جناب امیر المومنین نے فرمایا کہ جناب محمد مصطفےٰ پر ایک ہزار انبیاء کا خاتمہ ہوا (باقی صفحہ ۵۰۸)

نے فرمایا اوّل حضرت حوّاؑ کا نکاح حضرت آدمؑ کے ساتھ، دوسرے ام المومنین زینبؓ کا نکاح جناب رسولِ خدا کے ساتھ، تیسرے سیدۃ نساء العالمین جناب فاطمہ زہراؑ بنت جناب رسولِ خدا کا نکاح جناب سید الوصیین امیر المومنینؑ امام المتقین علیؑ مرتضیٰ کے ساتھ ۔۱۲

علی بن محمد بن جہم کہتے ہیں کہ میں ایک دن خلیفہ مامون کے دربار میں گیا وہاں جناب علی رضا علیہ السلام بھی تشریف فرما تھے ۔ مامون نے کہا یابن رسول اللہ! آپ کا یہی دعویٰ ہے کہ تمام انبیاء معصوم ہیں ۔؟ حضرتؑ نے جواب دیا بیشک! پس مامون نے ان آیتوں کا مطلب پوچھا جو انبیاؑ کی شان میں نازل ہوئی ہیں جن کا ہم موقع موقع سے ذکر چکے ہیں ۔ اوران کا مطلب بھی حضرت کے ارشاد کے بموجب بتا چکے ہیں ۔ مامون نے عرض کی یابن رسول اللہ! بیان فرمایئے کہ اس آیت کا کیا مطلب ہے ؟ وَ اِذْ تَقُوْلُ لِلَّذِیْٓ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ اَنْعَمْتَ عَلَیْهِ اَمْسِكْ عَلَیْكَ زَوْجَكَ وَ اتَّقِ اللّٰهَ ط وَ تُخْفِیْ فِیْ نَفْسِكَ مَا اللّٰهُ مُبْدِیْهِ وَ تَخْشَى النَّاسَ وَ اللّٰهُ اَحَقُّ اَنْ تَخْشٰىهُ ۵ امام علیہ السلام نے فرمایا کہ ایک دن جناب رسولِ خدا کو زید بن حارثہ سے کچھ کام تھا (وہ اس دن حاضر خدمت نہ ہوئے تھے) اس لئے جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ خود زیدؓ کے مکان پر تشریف لے گئے ان کی زوجہ زینبؓ بنت حجش اس وقت غسل کر رہی تھی۔ آنحضرتؐ نے فرمایا سُبْحَانَ اللّٰهِ الَّذِیْ خَلَقَكِ (پاک ہے اللہ جس نے تم کو پیدا کیا ہے)۔ اس قول سے آنحضرتؐ کا مقصود یہ تھا جو لوگ فرشتوں کو خدا کی بیٹیاں بناتے ہیں وہ غلطی پر ہیں ۔ (خدا تعالیٰ اس عیب سے بری اور پاک ہے ۔ اس کی ذات تمام نقائص سے منزّہ ہے) جس کے اولاد ہوتی ہے اسے طہارت اور غسل کی بھی احتیاج پڑتی ہے (حالانکہ خدا پاک و پاکیزہ ہے) جب زیدؓ اپنے مکان میں آئے تو زینبؓ نے یہ واقعہ بیان کیا اور آنحضرتؐ کے ارشاد سے زیدؓ کو اطلاع دی ۔ زیدؓ نے کلام جناب رسولِ خدا کا مطلب نہ سمجھا اور یہ خیال کیا کہ جناب رسولِ خدا نے یہ کلمہ اس لئے فرمایا ہے کہ ان جنابؐ کو زینبؓ کی صورت اچھی معلوم ہوئی ہے پس وہ آنحضرتؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی چونکہ میری زوجہ کج خلق ہے میں اسے طلاق دینا چاہتا ہوں ۔ آنحضرتؐ نے فرمایا اے زیدؓ! تم اپنی زوجہ کو اپنے پاس رکھو اور خدا سے ڈرو حالانکہ خدا نے آنحضرتؐ کو ان کی ازواج کی تعداد سے اطلاع دے دی تھی اور یہ بھی جتا دیا تھا کہ یہ عورت (زینبؓ) بھی ان میں شامل ہوگی مگر یہ بات حضرتؐ نے اپنے دل میں رکھی زید پر ظاہر نہ کی ۔ کیونکہ حضرتؐ کو اس بات کا اندیشہ تھا کہ اگر زیدؓ پر میں یہ ظاہر کر دوں گا کہ زینبؓ میری زوجہ ہونے والی ہے تو لوگ حضرتؐ پر عیب لگاتے کہ اپنے آزاد کردہ غلام سے جناب رسولِ خدا نے یہ کہہ دیا کہ تیری زوجہ عنقریب میری ازواج میں آ جائے گی ۔ پس خدا نے یہ آیت وَاِذْ تَقُوْلُ لِلَّذِیْٓ الخ نازل فرمائی ۔ یعنی جبکہ تم اس سے جسکو خدا نے اسلام کی نعمت بخشی اور تم نے اسے آزاد کر کے اس پر احسان کر کے یہ کہہ رہے تھے کہ اپنی زوجہ کو اپنے پاس رکھو اور خدا سے ڈرو اور تم اپنے دل میں وہ بات چھپائے ہوئے تھے جسے خدا ظاہر کرنے والا تھا اور تم آدمیوں سے اندیشہ کرتے تھے حالانکہ خدا زیادہ مستحق ہے کہ تم اس سے ڈرا کرو ۔ پھر زیدؓ نے زینبؓ کو طلاق دے دی ۔ زینبؓ نے عدّہ رکھا عدّہ ختم ہونے کے بعد خدا تعالیٰ نے جناب رسولِ خدا کا زینبؓ کے ساتھ نکاح کر دیا اور قرآن میں یہ واقعہ نازل کیا اور پھر اپنے رسولؐ کو بھی جتلا دیا کہ عنقریب منافقین اس نکاح سے تم کو عیب لگائیں گے ۔ پس خدا نے یہ آیت بھیجی ۔ مَا كَانَ عَلَى النَّبِیِّ مِنْ حَرَجٍ فِیْمَا فَرَضَ اللّٰهُ لَهٗ ط یہ جواب سن کر مامون بولا یابن رسول اللہ! خدا آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے کہ آپ نے میرے دل کی گرہ کھول دی اور انبیاء اور اسلام کے بارے میں جو شک میرے دل میں تھا آپ نے دور فرما دیا ۔

العیون میں یوں ہے کہ جناب امام علی رضا علیہ السلام نے (مامون کے جواب میں) عصمتِ انبیاء کے متعلق فرمایا ۔ اب رہا جناب محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ کے بارے میں خدا تعالیٰ کا یہ قول کہ وَتُخْفِیْ فِیْ نَفْسِكَ مَا اللّٰهُ مُبْدِیْهِ وَ تَخْشَى النَّاسَ ج وَ اللّٰهُ اَحَقُّ اَنْ تَخْشٰىهُ ط اس کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسولؐ کو بتا دیا تھا کہ دنیا میں تمہاری اتنی بیویاں ہوں گی ۔ اور ان کے یہ یہ نام ہوں گے اور آخرت میں اسی اسی نام کی باقی رہیں گی اور ہیں وہ سب کی سب امہاتِ مؤمنین ان میں سے ایک زوجہ زینب بنتِ حجش بھی ہوگی جو اس وقت زیدؓ بن حارثہ کے نکاح میں ہے ۔ پس آنحضرتؐ نے زینبؓ کا نام اپنے دل میں پوشیدہ رکھا اور اس سبب کسی پر ظاہر نہیں کیا کہ منافقین یہ نہ کہیں کہ جناب رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ایسی عورت کو اپنی زوجہ کہہ دیا جو دوسرے کے عقد میں ہے ۔ پس ان کو منافقین کی باتیں بنانے کا اندیشہ ہوا ۔ اسی کے بارے میں خدا تعالیٰ نے فرمایا وَ تَخْشَى النَّاسَ وَ اللّٰهُ اَحَقُّ اَنْ تَخْشٰىهُ ۵ جس کا مطلب یہ ہے کہ اپنے دل میں آدمیوں سے اندیشہ کرتے ہو حالانکہ خدا اس کا زیادہ مستحق ہے کہ اس سے ڈرا کرو ۔ خداوند عالم نے بس تین نکاحوں کا اہتمام خود فرمایا ہے ایک حضرت آدم علیہ السلام کے نکاح کا حضرت حوّاؑ کے ساتھ ۔ دوسرے زینبؓ بنت حجش کا جناب محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ جیسا کہ فرماتا ہے ۔ فَلَمَّا قَضٰى زَیْدٌ مِّنْهَا وَطَرًا زَوَّجْنٰكَهَا ۔ تیسرے جناب سیدۃ کونین فاطمہ زہراؑ بنت رسولِ خدا کے نکاح کا جناب امیر المومنین علی ابن ابیطالب علیہ السلام کے ساتھ ۔

صفحہ ۵۰۷ نوٹ ۳ اور مجھ پر ایک ہزار اولیاء کا مگر کسی کے فرائض ایسے سخت نہیں ہوئے جیسے کہ میرے ۔ قول مترجم :۔ جناب رسولِ خدا کے اس قول کا کہ یا علیؑ تم خاتم الاولیاء ہو مطلب یہ ہے کہ پیغمبروں کے جانشینوں میں سے تم آخری ہو ۔ کیونکہ آئندہ والے ولی کے جانشین ہوں گے نہ کہ نبی ۔ اور جناب علیؑ مرتضیٰ کا یہ فرمانا کہ جناب رسولِ خدا ہزار نبیوں کا خاتمہ ہیں اس سے مراد وہ نبی ہیں جو کار رسالت پر بھی مامور ہوئے تھے خواہ ایک بستی کے لئے مامور ہوئے ہوں خواہ ایک قوم کے لئے خواہ تمام عالم کے لئے ۔۱۲

صفحہ ۵۰۷ نوٹ ۴ اذْكُرُوا اللّٰهَ ذِكْرًا كَثِیْرًا ۵ : کافی میں امام جعفر صادقؑ سے منقول ہے کہ تسبیح جناب فاطمہ زہراؑ اس ذکر کثیر میں داخل ہے جس کا خدا تعالیٰ نے اس آیت میں حکم دیا ۔۱۲

کافی میں ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ ہر چیز کے لئے ایک حد مقرر ہے جس پر وہ ختم ہو جاتی ہے مگر ذکر خدا تعالیٰ کے لئے کوئی حد معیّن نہیں ہے (دیکھو!) خدا تعالیٰ نے جو باتیں واجب فرمادی ہیں جب بندہ ان کو ادا کر دیتا ہے تو یہی ان کی حد ہو گئی ۔ مثلاً ماہ رمضان کے روزے خدا تعالیٰ نے واجب فرما دیئے ہیں پس جو اس مہینہ میں روزے رکھ لے گا تو ختم ماہ پر روزوں کی انتہا ہو جائے گی ۔ خدا تعالیٰ نے حج واجب فرمایا ہے اب جو شخص مناسک حج بجالائے گا حج پورا ہو پورا ہو جائے گا مگر ذکرِ خدا ایک ایسی چیز ہے جس کی کمی سے خدا راضی ہی نہیں ہوتا ۔ اور نہ اس کے لئے کوئی حد معیّن فرمائی ہے (جس پر وہ ختم ہو جائے اس تقریر کا ماحصل یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کو ہر وقت یاد کرتے رہنا چاہیئے ۔) پھر حضرتؐ نے یہ آیت تلاوت فرمائی یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوا اللّٰهَ ذِكْرًا كَثِیْرًا ۵ انہی جناب سے یہ بھی منقول ہے کہ فرمایا کہ جب ہمارے شیعہ خالی بیٹھے ہوا کریں تو خدا کو بکثرت یاد کیا کریں ۔

تفسیر برہان میں ہے کہ جناب امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں کہ میرے پدر بزرگوار خدا کو بہت یاد کرتے تھے ۔ چنانچہ جب میں ان جناب کے ہمراہ کہیں جاتا تو پدر